Kiran Shahzadi

Time taken : 3 hours.

سوال نمبر 1

انسانی زندگی میں دین کی اہمیت

انسان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور اس دنیا کو اور اس میں موجود ہر ایک چیز کو انسان کی آسانی اور فائدے کے لئے تخلیق کیا ہے۔ اسی طرح دین بھی انسان کی ضروریات میں سے ایک ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کی رہنمائی کے لئے انسان کو دیا۔ جو اس بات کو واضح کرتا ہے کہ انسانی زندگی میں دین کی کیا اہمیت ہے چاہے معاشی، سماجی، سیاسی، یا انسان کی زندگی کا کوئی بھی پہلو ہو دین انسان کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ دین کی اہمیت کو انسانی زندگی میں جاننے کے لئے مندرجہ ذیل نظریات پر غور کرنا بہت ضروری ہے جو اس بات کو مزید واضح کرتے ہیں کہ دین انسانی زندگی میں کیا اہمیت رکھتا ہے۔

تاریخی نظریہ

اگر ~~تاریخی~~ تاریخ پر غور کیا جائے تو اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ دنیا کی ہر قوم اپنے ساتھ اپنا مذہب لے کر آئی ہے۔ چاہے پھر وہ کوئی بدھ مت ہو، سورج پرست ہوں یا کوئی بھی اور قوم۔ ہر مذہب وہ واحد element ہے جو ہر قوم میں مشترک رہا ہے۔ ہر قوم اپنا مذہب اپنے ساتھ رکھتی ہے جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بنا مذہب کے انسانی زندگی کی کوئی تاریخ نہیں۔ دین اسلام کی اہمیت انسانی زندگی میں انسانی تاریخ سے واضح ہوتی ہے۔

مثلاً دنیا میں آنے والا پہلا انسان حضرت آدم علیہ السلام کو نبی بنا
صاحب کتاب کے نبی آئے تھے بلکہ وہ اللہ کے نبی تھے

② فلسفیاتی نظریہ

دوسرا نظریہ جو انسانی زندگی میں دین کی اہمیت کو واضح کرتا ہے وہ فلسفہ ہے۔ انسان اپنے ہونے، کائنات کی تخلیق، اور اس میں موجود ہر ایک چیز کے وجود کو جاننے کے لیے غور کرتا ہے۔ عام طور پر انسان کو اس کے سوالوں کے جوابات سائنس سے ملتے ہیں۔ پر کئی جگہ پر سائنس بھی خاموش ہے مثلاً Big Bang Theory میں Dark Particle کی اصلیت کو واضح کرنا سائنس کے بس میں نہیں۔ ان مقامات پر فلسفہ انسان کو جواب دیتا ہے۔

ابن خلدون کا فلسفہ دین کی اہمیت پر

ابن خلدون نے اپنی Theory میں عصبیہ کا کو بیان کیا ہے جس سے مراد لوگوں کے گروہ کی تشکیل ہے۔ ابن خلدون نے اس بات کو واضح کیا ہے کہ لوگوں کے گروہ بننے میں مذہب اہم کردار ادا کرتا ہے۔

ابن خلدون کی اس Theory سے واضح ہوتا ہے کہ انسانی زندگی میں دین کی کیا اہمیت ہے۔

③ شرعی اور اسلامی نظریہ

انسانی زندگی میں دین کی اہمیت کو واضح کرنے کے لیے تیسرا نظریہ اسلامی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب انسان کو تشکیل کیا تو ساتھ ہی ساتھ انسانی ضروریات کا ہر طرح سے خیال بھی رکھا جیسے کہ انسان کے کھانے کے لیے اناج، خورد و نوش کا انتظام، پانی، حتیٰ کہ سانس لینے کے لیے ہوا میں آکسیجن کی مقدار وغیرہ وغیرہ۔ تو یہ کیسے ممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ انسان کے لیے اس کی رہنمائی اور دنیا میں زندگی گزارنے کا مکمل انتظام نہ

کرنا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:
"اور ایسی کوئی قوم نہیں جس میں ڈرانے والا ہادی نہ آیا ہو"

(القرآن)

اس آیت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دین انسانی ضرورت ہے انسان کی رہنمائی کے لیے۔ اور اللہ نے انسان کی اس ضرورت کو بخوبی پورا کیا ہے۔ جو انسانی زندگی میں دین کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔

4) دین ذریعہ سکون قلب:

انسان کے لیے دین میں سکون قلب کا انتظام کیا گیا ہے۔ انسان جب دنیا اور اس کے معاملات سے تھک جاتا ہے تو سکون کی تلاش کرتا ہے اور دین یہ سکون انسان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی صورت میں فراہم کرتا ہے۔

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب○

بے شک دلوں کو سکون اللہ کے ذکر سے ملتا ہے○

(القرآن)

5) فطری اور روحانی ضرورت

دین انسان کی فطری اور روحانی ضرورت کو پورا کرتا ہے جو کہ انسانی زندگی میں دین کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ بنا دین کے انسان افراتفری کا شکار رہتا ہے۔ انسان

کو اس کی رہنمائی، اپنی فطری اور روحانی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے دین سے بہتر کوئی راستہ نہیں مل سکتا۔ جو کہ انسانی زندگی میں دین کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے کافی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

ہر بچہ مسلم فطرت پر پیدا ہوتا ہے ۝

(القرآن)

۵ فساد اور افراتفری کا خاتمہ:

دین انسانی زندگی میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے جیسا کہ دین کی تعلیمات معاشرے میں فساد اور افراتفری کے ماحول کو ختم کرتی ہے کیونکہ انسان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ دین کی سچائی کیا ہے۔ اسے دنیا میں کس لیے بھیجا گیا ہے۔ دین انسان کو دنیا اور دنیا میں رہنے کے تمام احکام اور تعلیمات واضح طور پر بیان کرتا ہے جس سے انسان افراتفری اور فساد سے بچتا ہے اور دنیا میں ایک پر سکون ماحول پیدا ہوتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا ۝

(القرآن)

۶ دین مکمل ضابطہ حیات:

انسانی زندگی میں دین کی اہمیت اس بات سے واضح ہوتی ہے کہ دین مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسان کو

اس دنیا میں معاشرتی، سیاسی، انصاف، سماجی، انفرادی معاملات کے چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی ضروریات اور عمل کی تعلیمات فراہم کرتا ہے۔ بغیر دین کے انسان کا اس دنیا میں رہنا کسی جانور سے بڑھ کر نہ ہو جو یہ نہیں جانتا کہ اسے کیا کرنا ہے اور کیوں کرنا ہے۔ جس کا واحد مقصد کھانا اور زندگی گزارنا ہے بنا کسی طرح کے احکامات اور تعلیمات کے۔ جبکہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اور اس منصب کے حساب سے دین انسان کو مکمل ضابطہ حیات فراہم کرتا ہے تاکہ انسان اللہ کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزار سکے۔

دین اور مذہب میں فرق:

دین اور مذہب میں بنیادی طور پر کئی فرق ہیں جو کہ ~~مندرجہ ذیل~~ یہاں بیان کیے گئے ہیں۔

دین	مذہب
تعریف:	**تعریف:**
دین کے لفظی معنی غلبہ پانے کے ہیں۔	مذہب عربی لفظ ذہب سے نکلا ہے جس کے معنی اختیار کرنے راستے کے ہیں۔
دین کی تعریف ڈاکٹر اسرار احمد کے بقول:	مذہب ~~کی~~ کی تعریف ڈاکٹر اسرار احمد کے بقول:
دین چھ چیزوں سے مل کر بنتا ہے۔	مذہب سے مراد تین چیزوں کا امتزاج ہے۔
۱۔ عقائد ، (2) عبادات	1- عقائد
(3) مخصوص سماجی رسومات	2- عبادات
(4) سماجی نظام	3- کچھ مخصوص رسم و رواج
(5) معاشی اور سیاسی نظام	ان تین چیزوں سے مل کر مذہب بنتا ہے۔
(6) عدل و انصاف	

اوپر بیان کی گئی تعریف سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ دین کل کا مقام رکھتا ہے۔	جب مذہب جزو کا مقام رکھتا ہے۔ مذہب دین کا حصہ ہے۔ جبکہ دین مکمل ہے۔
دین و دنیا کی وحدانیت	**صرف دنیا یا صرف مذہب**
دین میں دین و دنیا کی وحدانیت کا تصور ہے۔ دین دنیا اور دین کو ساتھ ساتھ چلاتا ہے۔ * دین میں ترکِ دنیا نہیں "لا رھبانیۃ فی الاسلام" * اور دنیا سے اپنا حصہ لینا نہ بھولو (چھوڑو) القرآن	جبکہ مذہب میں ایسا نہیں۔ مذہب میں یا تو لوگ بس مذہب کو رکھتے ہیں یا دنیا کو۔ جیسے راہب، برہم چاری ہندو مذہب میں اس کی مثال ہیں جہاں لوگ دنیا کو چھوڑ کر بس مذہب کے ہو جاتے ہیں
مکمل ضابطہ حیات	**ضابطہ حیات**
دین ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں انسان کو نہ صرف دین کی تعلیمات کے ساتھ ساتھ دنیا کی بھی مکمل تعلیمات دی گئی ہیں کہ کس طرح اس دنیا میں رہنا ہے	جبکہ مذہب مکمل ضابطہ حیات نہیں۔ مذہب ضابطہ حیات ہے پر مکمل نہیں اسی کی بنیاد پر دین کو کل اور مذہب کو جزو کا درجہ حاصل ہے۔

فقہ کی بنیاد	الہامی احکامات
جبکہ مذہب مختلف فقہ مثلاً فقہ مالکی، شافعی، حنبلی، وغیرہ کے حساب سے ہوتا ہے۔ وہ عالم دین جو اپنی بصیرت اور تعلیمات کے مطابق قرآن وسنت کو بیان کرتے ہیں۔ اور لوگ اسے follow کرتے ہیں۔	دین میں تمام احکامات اللہ تعالیٰ کے دیئے گئے ہیں۔ دین قرآن وسنت کے حساب سے ہے۔
تصور خدا	**تصورِ خدا**
جبکہ مذہب میں ایسا نہیں۔ مذہب میں لوگ مختلف مذاہب کے مطابق ایک سے زیادہ خداؤں پر یقین رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر عیسائی تثلیث میں یقین رکھتے ہیں جس میں وہ اللہ، اس کے بعد حضرت عیسیٰؑ کو نعوذ باللہ اللہ کا بیٹا اور حضرت جبرائیلؑ کو اللہ کی روح مانتے ہیں	دین میں خدا کا تصور واحد نکلتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ قل ھو اللہ احد ○ اللہ الصمد ○ لم یلد ولم یولد ○ ولم یکن لہ کفوا احد ○ کہو کہ اللہ ایک ہے ○ وہ بے نیاز ہے ○ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے ○ اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ○○ القرآن

تقدیر اور کوشش

دین اس بات پر
یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ
ہر چیز پر قادر ہے ہر چیز
اللہ تعالیٰ کے کن کی محتاج
ہے پر ساتھ ہی ساتھ
اللہ تعالیٰ اس بات کے
لئے انسان کو تلقین کرتا
ہے کہ انسان کوشش اور
ہمت سے جدوجہد کرتا
رہے
ارشاد باری تعالیٰ ہے

اور انسان کو وہی
ملتا ہے جس کی
وہ کوشش کرتا ہے ۝
القرآن

تقدیر اور کوشش

جبکہ مذاہب اس بات
پر یقین رکھتا ہے کہ تقدیر
پہلے سے لکھی جا چکی ہے۔
اور اس بات سے کوئی
فرق نہیں پڑتا کہ انسان
کیا کرتا ہے اور کتنی کوشش
کرتا ہے کیونکہ آخر کار
ہونا وہی ہے جو پہلے سے
لکھا جا چکا ہے۔ تو بہتر یہی
ہے کہ انسان کوشش نہ
کرے۔

آخرت کا تصور

دین آخرت کے
تصور کو واضح طور پر بیان
کرتا ہے کہ قیامت برپا ہو
کر رہے گی اور اس دن حساب
کتاب کا ہوگا۔ اور اس
روز ہر انسان کو اس کی اچھائی
اور برائی کا پورا پورا بدلہ
دیا جائے گا۔

آخرت کا تصور

جبکہ کئی مذاہب میں آخرت
کا کوئی تصور نہیں۔ وہ
اس بات پر یقین رکھتے
ہیں کہ دنیا ہی سب کچھ
ہے اسی دنیا میں انسان
کو اس کے برے اعمال کی سزا
اور اچھے اعمال کی جزا
مل جائے گی۔
جیسے مثلاً ہندو مت میں
یہ تصور عام ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کا مفہوم ہے:

اور اس روز جو کوئی بھی ذرہ برابر نیکی ہوگی اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ برابر برائی ہوگی تو وہ بھی اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لے گا۔

حاصل کلام:

دین کی انسانی زندگی میں بہت اہمیت ہے جو تاریخ سے لے کر انسان کی آج تک کی زندگی سے واضح ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دین اور مذہب کئی لحاظ سے ایک دوسرے سے فرق رکھتے ہیں جیسا کہ [illegible] خدا ہو یا تصورِ آخرت۔ دین کل کا مقام رکھتا ہے جبکہ مذہب جزو کا، دین اپنے اندر مذاہب کو بھی سمو لیتا ہے۔

۱۸ ———— ۷۴

سوال نمبر ۵

نماز کے معنی:

نماز کے لفظی معنی میں تعریف کرنا، عبادت کرنا۔ اردو اور فارسی میں اسے نماز کہتے ہیں جبکہ عربی میں نماز کے لیے صلوٰۃ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

نماز کا اصطلاحی مطلب

نماز کا اصطلاحی مطلب وہ عبادت ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بات خود اللہ کے احکامات کے مطابق صحابہ کو کر کے دکھائی اور سکھائی۔ اور نماز قائم کرنے کا حکم دیا۔

نماز کی اقسام:

شرعی طور پر نماز کی چار اقسام ہیں جو
کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1. فرض نماز:

نماز کی سب سے پہلی قسم ~~ہ~~ فرض نماز ہے۔ جس سے مراد وہ نمازیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر فرض کی ہیں۔ جو کہ فجر، ظہر، ~~عصر~~ عصر، مغرب اور عشاء میں یہ پانچ نمازیں مسلمانوں پر ۱۵ نبوی کو فرض ہوئی جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے موقعے پر لے کر آئے اللہ کا انعامات ہے۔ ~~[illegible]~~

2. واجب نماز:

نماز کی دوسری قسم واجب ہے یہ وہ نماز ہیں جو انسان پر واجب ہیں۔ ان کی ادائیگی ہر مسلمان پر واجب قرار دی گئی ہے واجب نماز میں عشاء کی نماز میں پڑھے جانے والے وتر ہیں جن کی تعداد تین ہیں۔ اس کے علاوہ نماز عیدین جو کہ ~~ع~~ عید الفطر اور عید الضحیٰ کے موقعے پر ادا کی جاتی ہیں۔ یہ بھی مسلمانوں پر واجب ہیں۔

3. سنت نماز:

نماز کی تیسری قسم ہے سنت، سنت سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ادا کی گئی نماز ہیں۔ جن کا ادا کرنا مسلمانوں کے لیے سنت پر عمل کرنے کا درجہ رکھتا ہے۔ اسلام میں سنت نماز تمام پانچ وقت کی نمازوں کے ساتھ ادا کی جاتی ہیں۔ جن کی تعداد: فجر میں دو، ظہر میں ~~4~~،

CamScanner

عصر میں ۴، مغرب میں ۲ اور عشاء میں ۷ ہے۔
فرض نماز کے ساتھ ادا کی جانے والی سنت نمازوں کے علاوہ تراویح کا اہتمام جو کہ رمضان المبارک میں نمازِ عشاء کے ساتھ ادا کی جاتی ہیں۔ سنت نماز میں شامل ہوتی ہیں۔

نماز کے اثرات

انسانی زندگی پر نماز کے کئی اثرات ہیں۔ جو کہ روحانی، اخلاقی اور سماجی طور پر مندرجہ ذیل طور پر بیان کیے گئے ہیں۔

روحانی اور اخلاقی اثرات

نماز کے روحانی اور اخلاقی اثرات مندرجہ ذیل میں

۱۔ سکونِ قلب کا ذریعہ :

انسانی زندگی پر نماز کا سب سے پہلا اثر سکونِ قلب کے طور پر ہے۔ انسان جب دنیا اور اس کے مسائل سے تھک جاتا ہے تو سکون کی تلاش کرتا ہے۔ اور اللہ اپنے بندے کو بے سکون دن میں ۵ وقت نماز کی پکار اور بلاوے کی صورت میں دیتا ہے جس سے انسان ڈپریشن اور مزید کئی قسم کی نفسیاتی بیماریوں سے بچتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ○

بے شک دلوں کو اطمینان اللہ کے ذکر سے ملتا ہے ○
(القرآن)

2 تزکیہ نفس کا ذریعہ

نماز سے انسان کا تزکیہ نفس نماز کے ذریعے انسان
اپنے نفس کا تزکیہ کرتا ہے۔ مثال کے طور پر انسان کا نفس
سہولت اور آسانی پسند ہوتا ہے۔ پر جب انسان
سخت سردی میں صبح صبح اٹھ کر ٹھنڈے پانی سے
وضو کرتا ہے اور اپنے بستر سے نکل کر مسجد کی طرف جاتا
ہے تو انسان کا نفس control میں آجاتا ہے۔ اور
انسان کو اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ وہ اپنے رب کی
فرمانبرداری کر رہا ہوں۔

نماز قائم کرو ٥
(القرآن)

3 فرض شناسی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

نماز کی ادائیگی سے انسان میں فرض
شناسی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جب انسان دن
میں پانچ وقت اپنے رب کے بلاوے پر مسجد کا رخ
کرتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے۔ تو انسان کو اس بات
کا احساس ہوتا ہے کہ اس نے اپنے پروردگار کے
حکم کی تکمیل کی ہے۔ یہ جذبہ یہ احساس انسان کے
اندر ذمہ داری اور فرض شناسی کا جذبہ پیدا کرتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع
کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو ٥
(القرآن)

گناہوں کے جھڑنے کا تصور: 4

جب ایک مسلمان نماز ادا کرتا ہے تو اس کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ اس نے اپنے پروردگار کی عبادت کی ہے اس کے ساتھ انسان اپنے کئے ہوئے گناہوں سے توبہ بھی کرتا ہے۔ جس سے انسان کے گناہ جھڑتے ہیں اور انسان کے اندر ایک نیا جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ اس نے اب اپنی زندگی اللہ کے احکامات اور تعلیمات کے مطابق گزارنی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

"ایک نماز دوسری نماز تک، ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک کے بیچ کے گناہوں کی معافی ہے جب کہ انسان کبیرہ گناہوں سے دور رہے۔"

(حدیث شریف)

اس کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک مسلمان جب اچھے سے وضو کرتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ ان پتوں کی مانند جھڑتے ہیں اور ساتھ ہی ایک درخت کی ٹہنی کو پکڑ کر جھٹکا دیا۔

تکبر کا خاتمہ: 5

انسانی زندگی پر نماز کے اثرات میں تکبر کا خاتمہ بھی شامل ہے۔ جب مسلمان اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے تو اسے اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ بڑائی تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کی ہے اور یہ انسان تو بس اللہ کے حکم کا غلام ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں تو اس سے انسان کے دل سے تکبر اور اپنی بڑائی کا تصور ختم ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ عاجزی و انکساری آجاتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اور وہ مومنین جو اپنی نمازوں کی عاجزی اختیار کرتے ہیں۔"

القرآن

"زمین پر اکڑ کر نہ چلو"

القرآن

۷ برائیوں سے اجتناب ۔

نماز انسان کو برائی سے روکتی اور نیکی کی ترغیب دیتی ہے۔ جب انسان وضو کرتا ہے تو اس کے جسم سے ساری میل اور برائی صاف ہو جاتی ہے اسی طرح جب انسان نماز میں اللہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو اسے بات کا احساس ہوتا ہے کہ اللہ دیکھ رہا ہے میں پاک ہے اور انسان اللہ کے سامنے کھڑا ہے۔ یہ احساس انسان کے دل سے برائی کا خیال اور برائی کی ترغیب کو ختم کر دیتا ہے۔

"نماز بے حیائی سے روکتی ہے"

نماز کے سماجی اثرات

انسانی زندگی پر نماز کے کئی سماجی اثرات ہیں جن میں چند مندرجہ ذیل ہیں:

۱ مساوات کا تصور:

نماز کے ذریعے انسان کے اندر مساوات کا تصور

پیدا ہوتا ہے جب تمام مسلمان ایک ہی صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں تو اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ سب ایک برابر ہیں وہاں کوئی امیر یا غریب نہیں ہوتا بلکہ سب اللہ کے بندے اور عبادت گزار ہوتے ہیں۔ انسان کے اندر اپنی بڑائی اور دوسروں سے برتری کا تصور ختم ہو جاتا ہے۔ جس سے ہ سماج میں مساوات اور برابری کا تصور پروان چڑھتا ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ بندہ نواز

(علامہ اقبال: شاعر مشرق)

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت نہیں سوائے تقویٰ کے

جذبہ ہمدردی

جب انسان دن میں پانچ وقت مسجد میں جمع ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کی طرف جذبہ ہمدردی پیدا ہوتا ہے جو انسان کو دوسروں کی مدد کرنے لیے اکساتا ہے۔ مسلمان عید الفطر کے موقع پر اپنا فطرانہ غریب و مساکین لوگوں کو دے کر اس جذبہ اور حکم خدا کا ایک ساتھ تسکین حاصل کرتے ہیں۔ اسکے علاوہ ~~آج~~ مسجد کے مقام کو لوگ اپنی مجبوریاں بیان کرکے معاشرے کے صاحب حیثیت لوگوں کے ذریعے معاشرے میں موجود نچلے طبقے کے لوگوں کے لئے امداد کا سامان بھی کرتے ہیں۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نماز کے ذریعے سماج میں جذبہ ہمدردی پیدا ہوتا ہے

3- باہمی تعلق کا ذریعہ

نماز کے ذریعے لوگ باہمی تعلق استوار کرتے ہیں۔ جب انسان دن میں پانچ وقت ایک مقام (مسجد) پر مختلف لوگوں سے ملے گا تو اس سے آپسی تعلق استوار ہوگا۔ مسلمان دوسرے مسلمانوں کے قریب ہوگا۔ جس سے نہ صرف معاشرے میں بھائی چارے کو فروغ ملے گا بلکہ معاشرہ انتشار اور فساد سے بھی محفوظ رہے گا۔ اور معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا۔ اس لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ نماز کے ذریعے معاشرے میں ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے اور باہمی تعلق پیدا ہوتے ہیں۔

ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ۔

الخلق عیال اللہ ٥

تمام انسان اللہ کا کنبہ ہیں ٥

تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں ۔

حدیث شریف

6- سماج میں اطاعت امیر کا تصور:

مسلمان جماعت میں نماز کے لیے جب ایک امام کے پیچھے کھڑے ہو جاتے ہیں تو ان کے اندر ایک امیر کی اطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور معاشرہ انتشار اور فساد سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ کیونکہ اس طرح انسان الگ الگ لوگوں کی پیروی سے بچ جاتا ہے اور اسلام کے مطابق ایک امیر کی اطاعت کو تسلیم کر لیتا ہے۔

حاصل کلام :

نماز اللہ کی عبادت کا ذریعہ ہے جس میں بندے اور اللہ کے درمیان direct بغیر کسی تیسرے فریق کے گفتگو ہوتی ہے۔ اس عبادت کے انسان کی انفرادی زندگی میں روحانی اور اخلاقی اثرات ہیں پر اس کے ساتھ ساتھ نماز کے انسانی زندگی کے سماجی نظام پر بھی بہت اثرات ہیں۔ جن کی اہمیت سے انکار نہیں کر سکتا کوئی۔ یہی نماز اللہ کی عبادت کے ساتھ ساتھ انسان کی روحانی، اخلاقی اور سماجی ضروریات بھی پوری کرتی ہے۔

٭٭ ———— ٭٭

سوال نمبر 3

اسلام اور انسانی حقوق کا تصور :

اسلام میں انسانی حقوق کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ لہذا اسلام انسانی زندگی کے کسی پہلو کو بھی بغیر تعلیمات اور احکامات کے نہیں رکھتا۔ اسلام میں انسانوں کے ہر طرح کے حقوق کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے اور ان کو پورا کرنے کا احکام دیا گیا ہے۔ اسلام میں حقوق دو طرح کے ہیں ایک حقوق اللہ جن کا تعلق اللہ اور بندے کے درمیان ہے اور دوسری طرف حقوق العباد ہے جس کا تعلق ایک انسان کے دوسرے انسان کے ساتھ ہے۔ اور خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ حقوق العباد کو تب تک معاف نہیں فرمائے گا جب تک انسان خود معاف نہ کر دے۔

حقوق العباد

حقوق العباد میں صرف مسلمانوں کے ہی نہیں بلکہ غیر مسلموں کے بھی حقوق بیان کیے گئے ہیں اور ان کو

طور اکرنے پر بہت سے زور دیا گیا ہے مثلاً اسلام میں غیر مسلم مسلموں کو ان کے مذہب کے مطابق عبادت کرنے کی مکمل اجازت ہے۔
اور ساتھ ہی ساتھ ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت کی ذمہ داری ریاست کو سپرد کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اس اسلام میں غلاموں کے حقوق واضح بیان کیے گئے ہیں

جس کی مثال اس بات سے لگائی جا سکتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے غلام حضرت زید بن حارثہ رضی سے اس قدر محبت اور شفقت کا رویہ تھا کہ لوگ حضرت زید کو زید بن حارثہ کے بجائے زید بن محمد کے نام سے پکارنے لگ گئے۔

اس کے علاوہ اسلام میں ہمسایوں، رشتہ داروں حتیٰ کے ہر ایک انسان کے مطابق متعلق حقوق واضح طور پر بیان کیے گئے ہیں اور ان کی پیروی اور ادائیگی پر سخت زور دیا گیا ہے۔

اسلام میں خواتین کی حیثیت :-

اسلام میں انسانی حقوق کے تصور میں خواتین کو بہت اعلیٰ مقام و مرتبہ دیا گیا ہے جس کی مثال کسی اور کسی مذہب میں نہیں پائی جاتی۔ اسلام خواتین کو ہر طرح کے حق فراہم کرتا ہے جس سے عورت کی حیثیت واضح ہوتی ہے۔

اسلام میں خواتین کی حیثیت بحیثیت فرد :-

اسلام سب سے پہلے خواتین کو بحیثیت ایک آزاد فرد کے طور پر کئی طرح کے حقوق عطا کرتا ہے۔ جن میں سے کچھ ذیل میں بیان کیے گئے ہیں۔

1- زندگی کا حق

اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت میں لوگ بیٹی کی پیدائش کو باعث شرمندگی مانتے تھے اور بیٹی کو پیدا ہوتے ہی قتل کر دیا جاتا تھا پر اسلام نے آ کر اس جاہلیت کو ختم کر دیا۔ اور خواتین کو سب سے پہلا حق جو اسلام نے دیا اور خواتین کی حیثیت کا تعین کیا وہ خواتین کو بحیثیت مرد باقی تمام لوگوں کی طرح حق زندگانی دے کر دیا گیا اور عورت کی حیثیت کا تعین کیا کہ ایک لڑکی کی پیدائش کسی بھی طرح باعث شرمندگی نہیں۔

2- تعلیم کا حق:

اسلام نے عورت کو تعلیم کا حق عطا کیا جس کی سب سے بڑی مثال حضرت عائشہ رض اور حضرت فاطمہ رض کی ہے جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تعلیم کی روشنی سے منور فرمایا۔ اس کے علاوہ جب مدینہ کی عورتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں اور کہا کہ عورتوں کے مقابلے میں آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام دین سیکھ رہے ہیں تو انصار خواتین کی خواہش کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہفتے میں ایک دن خواتین کی تعلیم کے لئے مختص کر دیا جس میں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال پوچھتی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تعلیمات اور رہنمائی فرماتے۔ اس بات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام نے حق تعلیم دے کر خواتین کو مردوں کے مقابلے میں پیچھے نہیں رکھا۔

3- کاروبار کا حق:

اسلام عورتوں کو کاروبار کرنے کا پورا پورا حق دیتا ہے اور کاروباری زندگی میں عورتوں کی حیثیت کو کسی بھی طرح مردوں سے کم نہیں کرتا۔ اس بات کی بہترین مثال حضرت خدیجہ

کی ہے جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زوجہ محترمہ و مطہرہ تھیں اور کاروبار کرتی تھیں حضرت کے انہوں نے اپنی دولت کو اسلام کے راستے میں خرچ کرکے یہ واضح کیا کہ صرف مرد ہی نہیں خواتین بھی اسلام کی تبلیغ میں مالی طور پر اپنا حصہ ڈالنے کا حق رکھتی ہیں اس بات سے عورت کی حیثیت واضح ہوتی ہے کہ اسلام عورت کو کاروباری دنیا میں برابری کے حقوق دیتا ہے۔

شادی کا حق:

اسلام جس طرح مرد کو اپنی مرضی اور پسند کے مطابق شادی کرنے کا حق دیتا ہے بالکل اسی طرح اسلام خواتین کو بھی پورا پورا حق دیتا ہے کہ وہ اپنی خواہش اور پسند کے مطابق شادی کر سکتی ہیں۔
جس کی بہترین مثال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت فاطمہ رض سے حضرت علی رض کے رشتے کی بابت رضا مندی لینا ہے
اس واقعے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں خواتین کی حیثیت کیا ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا حکم جاننے کے باوجود حضرت فاطمہ سے اُن کی رضا مندی طلب کر رہے ہیں۔

خلع کا حق:

اسلام میں جس طرح مرد کے پاس طلاق کا حق حاصل ہے اسی طرح عورت کے پاس بھی خلع کا حق حاصل ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ طلاق کو ناپسند فرماتے ہیں پر مجبوری کے تحت اس رشتے کو ختم کرنے کا حق جس طرح مرد کو دیا گیا ہے اسی طرح عورت کو بھی دیا گیا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عورت کی حیثیت کو اسلام میں کس طرح واضح بیان کیا گیا ہے۔

خواتین کی حیثیت بطور ماں:

اسلام میں خواتین کی حیثیت بطور ماں بہت بلند پایہ رکھی گئی ہے کہ جنت کو ماں کے قدموں تلے رکھ دیا گیا ہے۔ ایک عورت کی اس سے بڑی کیا شان و شان ہو گا کہ خالق کائنات نے جنت کو اس کے قدموں کے نیچے رکھ دیا ہے۔ اسلام میں ماں باپ کے حقوق پورا کرنے پر بہت زور دیا ہے اور ان میں بھی خاص طور پر ماں کے حقوق پر زور دیا گیا ہے۔ جو اسلام میں خواتین کی حیثیت اور مرتبے کو بیان کرتی ہے۔

خواتین کی حیثیت بطور بیوی:

اسلام میں عورتوں کے حقوق بڑے واضح طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو عورتوں کے معاملے میں خاص طور پر تلقین کی ہے۔ جہاں شوہر کے حقوق بیوی پر واضح کئے گئے ہیں۔ وہیں اسلام نے شوہر بیوی کے حوالے سے کئی حقوق واضح طور پر بیان فرمائے ہیں۔ میاں بیوی کو اسلام میں ایک دوسرے کا لباس قرار دیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اس بات کی تلقین کی ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے باعث سکون ہیں۔ جس سے عورت کی حیثیت واضح ہوتی ہے۔

خواتین کی حیثیت بطور بہن

اسلام میں خواتین کو بطور بہن بہت اہمیت حاصل ہے جس کا اندازہ اس بات پر لگایا جا سکتا ہے کہ جب حضرت شیما" جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ شریک بہن تھیں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تشریف فرما ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نشست سے کھڑے ہو گئے احترام میں اور فرمایا آپ اگر کسی کے ہاتھ پیغام بھجوا دیتی تو تب بھی آپ ان کا کہا نہ ٹالتے۔

اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں خواتین کی حیثیت بہت کیا عزت و مرتبہ اور حیثیت ہے۔

خواتین کی حیثیت بطور بیٹی:

دورِ جاہلیت میں بیٹی کے پیدا ہوتے ہی زندہ دفنا دیا جاتا تھا پر اسلام نے اس بات کو واضح کیا کہ بیٹی کی پیدائش باعث شرمندگی نہیں بلکہ باعث رحمت ہے۔ اور بیٹی کو اس کے باپ کے لیے باعث شفاعت بنایا۔

حدیث مبارکہ ہے کہ: جس شخص نے بیٹی 3 دور ایک بیٹی کی اچھے سے پرورش کی اور اس کی شادی کی تو وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ان دو انگلیوں کی طرح ہوگا۔ اس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیاں جوڑ کر دکھائیں۔

اس کے علاوہ عورت کو اسلام میں یہ مرتبہ دیا جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بھی حضرت فاطمہ رضی تشریف لے کر آتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نشست سے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے اور حضرت فاطمہ کو اپنی نشست مبارکہ پر بٹھاتے۔

ان واقعات سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں خواتین کی حیثیت ایک بیٹی کے طور پر کتنی بلند ہے۔

Feminist Institute: اسلام دنیا کا پہلا

مغرب میں دورِ حاضر میں خواتین اپنی حیثیت اور مرتبہ منوانے کے لیے کوشاں ہے پر اسلام دنیا کا پہلا feminist institute ہے جس نے عورت کو برابری کے حقوق دیے چاہے وہ حصول علم کے حوالے سے ہوں، کاروباری سرگرمیوں کے حوالے سے ہوں، شادی اور

خلع کے حوالے سے یونیز کے زندگی کے ہر پہلو میں اسلام خواتین کو برابری کا مقام و مرتبہ دیتا ہے تو اگر یہ کہا جائے کہ اسلام دنیا کا پہلا feminist institute ہے تو اس بات میں کچھ ~~غلط~~ غلط نہ ہوگا۔

حاصل کلام:

اسلام میں انسانی حقوق کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اور خاص طور پر خواتین کے معاملے میں مردوں کو خصوصی تلقین کی گئی ہے۔ جو اس بات کو واضح کرتی ہیں کہ اسلام میں عورت کی حیثیت کتنی واضح اور بلند ہے۔ جس کا مقابلہ کوئی دوسرا مذہب نہیں کر سکتا۔